والے ممالک کی شدید مذمت بھی کی گئی۔

کانفرنس کے اختتام پر ۲۵ فروری کو ایک اعلان جاری کیا گیا جسے اسلامی ممالک کے لیے غیر معمولی اہمیت کا حامل منشور کہنا درست ہوگا۔ اس میں یہ واضح کیا گیا کہ اسلام مسلمان قوموں کے درمیان ناقابلِ شکست رشتہ ہے۔ مسلمان قوموں کے اتحاد اور یک جہتی کی بنیاد دوسری قوموں سے دشمنی نہیں ہے بلکہ یہ اتحاد مساوات، اخوت اور احترامِ انسانی کے مثبت اور لافانی تصورات اور رنگ و نسل اور ظلم و استحصال کے خلاف جدوجہد پر مبنی ہے۔ اس اہم تاریخی اعلان میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ مسلمان حکمران، اسلامی ملکوں کے درمیان یک جہتی کو فروغ دیں گے اور اس کا تحفظ کریں گے۔ ایک دوسرے کی آزادی اور علاقائی سالمیت کا احترام کریں گے۔ ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ آپس کے اختلافات پرامن طور پر برادرانہ جذبے سے طے کریں گے اور جہاں کہیں بھی ممکن ہوگا اس مقصد کے لیے برادر مسلم ملک یا ممالک کی مصالحانہ کوششوں سے استفادہ کریں گے یا ثالثی کے لیے ان کی خدمات حاصل کریں گے۔

اس اعلان میں اسلامی ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو ترقی دینے، ان کے قدرتی وسائل پر خود ان کی بالادستی قائم کرکے ان کو ہر قسم کے معاشی استحصال سے محفوظ رکھنے، ترقی یافتہ ملکوں سے تجارت اور خام مال اور مصنوعات کی قیمتوں میں زبردست تفاوت دور کرنے کے اصول مرتب کرنے اور موجودہ اقتصادی مشکلات حل کرنے میں ترقی پذیر ملکوں کو مدد دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے تحت آٹھ ملکوں کے ماہرینِ اقتصادیات پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اسلامی ممالک میں غربت، بیماری اور جہالت کے انسداد اور ان کی اقتصادی ترقی و خوشحالی کی تجاویز مرتب کرکے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں پیش کرے گی۔ یہ کانفرنس بہت جلد منعقد ہونے والی ہے۔

کانفرنس کے فیصلوں اور اعلان سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اسلامی ممالک اتحاد و تعاون کے ایک اہم دور میں داخل ہوگئے ہیں اور لاہور میں تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز کیا گیا ہے عجب نہیں کہ یہ اسلامی کانفرنس اسلامی دولتِ مشترکہ کا سنگِ بنیاد بن جائے اور سنہ ۱۹۴۰ء کی قراردادِ لاہور کی طرح سنہ ۱۹۷۴ء کا اعلانِ لاہور بھی اسلامی تاریخ میں مستقل اہمیت حاصل کرلے۔

(مذا[illegible]